Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶ / ۷۱ | اتوار ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ ۱۸ شہادت ۱۳۶۱ ہش ۱۸ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۷ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی اور خوشی اور خوشحالی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازے۔ آمین

اہوائے نفس اور شہواتِ نفسانی کی پیروی کرنے والے ہلاک ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کر کے زندگی گزارنے سے اللہ تعالیٰ بے حساب دیتا ہے

اللہ تعالیٰ ایسے پاک جوڑے چاہتا ہے جو مل کر روحانی رفعتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں

مسجدِ اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز اور پُر معارف خطبہ جمعہ کا خلاصہ:

جس خطبے کا خلاصہ ذیل میں درج ہے یہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ اپریل ۱۹۸۲ء کو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی اشاعت میں بوجوہ تاخیر ہو گئی ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

ربوہ: ۹ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے آیات قرآنی کی روشنی میں اس اہم نکتے کی وضاحت فرمائی کہ جو لوگ اہوائے نفس اور شہوات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم رہ کر ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گذارتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں بے حساب دیتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے کہ انسان اس دنیا میں صحیح رنگ میں زندگی گزارے اس پر بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں اور ان ذمہ داریوں کو نباہنے کی طاقت بھی عطا کی ہے مگر ساتھ ہی شیطان کو بھی لگا دیا ہے اور فرشتوں کو بھی مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب انسان ان ذمہ داریوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو طاغوتی طاقتیں اس کو اللہ تعالیٰ سے دور لیجانے کی کوشش کرتی ہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں یہ طاقتیں انسان کو اہوائے نفس اور شہوات نفسانی کی پیروی پر مجبور کرتی ہیں۔ حضور نے آیت قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ ایسے انسانوں کا گروہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعماء کو اس رنگ میں اپنے تصرف میں لاتا ہے جو اللہ کو پسند نہیں وہ جنہوں نے ذات باری کا عرفان حاصل کیا ہے ان سے تمسخر و استہزاء سے پیش آتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ قیامت کے دن تمسخر کرنے والے جان لینگے کہ جو موصوف حقًا میں شامل اور تقویٰ کی راہ پر کھڑے ہیں ان کو ہی فوقیت حاصل ہے اور دنیا کی زینتیں اختیار کرنے والوں کو فوقیت نہیں بلکہ ذلت حاصل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اس کی نیکی، ثبات قدم، وفا اور اس محبت کی وجہ سے جو اس کے دل میں رب کریم سے ہے اور اس عشق کی وجہ سے جو اس کے سینے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا موجزن ہے اسے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ دنیاوی زینتیں اور دولتیں محدود ہیں بے حساب نہیں ہیں۔ دنیاوی زینتوں پر فخر کرنے والوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کی پیروی کرنے والوں کو نور عطا کرتا ہے ان کے تقویٰ کے مقام کو قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اجر دیتا ہے تو تول کے نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ سے لینے والا تو اپنے عمل، سوچ، علم اور ایمان کی استعداد سے باہر نہیں جا سکتا، لیکن جو دینے والا ہے یعنی خدا اس کی تو کوئی حد بندی کر ہی نہیں سکتا دینے والا تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے وہ تو بے حساب دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے شہوات نفسانی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا اس میں ایک تو عورت سے پیار شامل ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ عورت مرد کے لیے اور مرد عورت کے لیے پیدا کی گئی ہے لیکن جب شیطانی ہلاکت کے راستے میں انسان اندھا ہو جاتا ہے تو عورت سے اس کا تعلق صرف شہوات کی حد تک رہ جاتا ہے۔ پھر بچوں سے محبت ہے۔ دولت سے محبت ہے۔ زمین کھیتیاں مویشی گھوڑے اور دیگر ذرائع پیداوار سے محبت ہے۔ شہوات نفسانی پر عمل کرنے والوں کو شیطان نے یہ ساری چیزیں خوبصورت کر کے دکھا دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مقابلے میں کہیں بہتر چیزیں رکھ دی ہیں۔ چنانچہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کو وہ قرب الٰہی عطا ہوتا ہے جو خاتمہ بالخیر کی طرف لیجانے والا ہے اس سے وہ ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے جو خوبصورت بھی زیادہ ہے اور لذت اور سرور میں بھی ابدی ہے۔ اس کے تحت حاصل ہونے والی لذات اس دنیا سے شروع ہو کر ابدی زندگی تک چلتی چلی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا شیطان نے جو راہ دکھائی اس میں شہوات کے تحت مثلاً عورت سے تعلق

(باقی صفحہ ۹ پر)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کی صحت کامل و عاجل کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین

● محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب رقم فرماتے ہیں: مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے اطلاع دی ہے کہ ان کی ہمشیرہ صبیحہ صاحبہ بیگم میجر عبدالہادی صاحب بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے جلد از جلد پیٹ کا اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت یابی کے لیے عاجزانہ و دردمندانہ دعا کے لیے درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔

● مکرم میر ذکاء اللہ صاحب رفیق منزل تمبل بازار گجرات بیرون ملک جاتے ہوئے اپنی بیٹی سے ملنے ملتان چھاؤنی ٹھہرے جہاں ان پر دل کا شدید حملہ ہوا۔ ۱۶-۴-۸۲ ملتان میں زیر علاج رہے۔ اب پھر گجرات آ گئے ہیں سردست ڈاکٹر ان کو باہر جانے کی اجازت نہیں دیتے احباب اور بزرگان سلسلہ سے ان کی جلد شفایابی اور کامل صحت کے لیے درخواست دعا ہے۔

(یوسف سلیم ملک۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

رب زدنی علماً

علمی نشست

مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار ۵ بجے شام لائبریری ایوان محمود میں ایک علمی نشست کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر بعنوان "کولمبیا کانفرنس (شکاگو) اور جنگِ مقدس (لاہور)" ایک مضمون پڑھیں گے۔ احباب کی خدمت میں شمولیت کی درخواست ہے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۲ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۲۳ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۸ شہادت ۱۳۶۱ ہش

مومنوں کا حقیقی مطمحِ نظر

اور

اس کی انقلاب آفریں تاثیر

انسانوں اور قوموں کی زندگی بنانے یا بگاڑنے میں مطمحِ نظر نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر مطمحِ نظر ارفع و اعلیٰ ہو تو قوم اس کے زیر اثر ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر مطمحِ نظر پستی کا آئینہ دار ہو تو قوم پستی کی طرف گرتی چلی جاتی ہے اور زوال کا شکار ہو کر اپنا تشخص اور اپنی ہستی گنوا بیٹھتی ہے۔ تاریخ اقوام عالم اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ قوموں اور ملتوں کے عروج و زوال کے اسباب کا کھوج لگایا جائے تو بنیادی سبب یہی سامنے آتا ہے کہ جب تک مطمحِ نظر بلند رہا قومیں ترقی کی راہ پر گامزن رہیں اور جونہی مطمحِ نظر تبدیل ہوا اور اس میں پستی آئی اسی وقت سے زوال کی بنیاد پڑی۔

مامورین الٰہی انسانیت کے زوال کے وقت ہی آتے ہیں۔ اور سب سے بڑی اصلاح جو وہ کرتے ہیں وہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے متبعین کا مطمحِ نظر بدل کر اسے رفعت کا آئینہ دار بنا دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاً انسانوں کی اور پھر قوم کی کایا پلٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن مطمحِ نظر پلک جھپکنے میں نہیں بدلتا۔ اس کے لئے مامورین الٰہی کو ان تھک محنت و جانفشانی، صبر آزما جدوجہد، اپنے عمل نمونے اور اپنی خداداد قوتِ قدسی سے کام لینا پڑتا ہے۔ جب جگر خون ہو جاتے ہیں تو مطمحِ نظر میں تبدیلی آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایسے حالات رونما ہوتے ہیں کہ گویا دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ ہر چند کہ مختلف اسباب و عوامل اپنا اثر کر رہے ہوتے ہیں۔ تاہم منصۂ شہود پر آنے والا انقلاب فی الاصل مرہون ہوتا ہے مطمحِ نظر کی تبدیلی کا۔

اس کی سب سے نمایاں اور واضح مثال ہمیں ظہورِ اسلام اور اس کی محیر العقول کامیابیوں اور اس کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم میں ملتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے وقت بحر و بر میں فساد کی کیفیت تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ کی قوموں نے بالعموم اور جزیرہ نمائے عرب میں بود و باش رکھنے والے قبائل نے بالخصوص خدا تعالیٰ اور آخرت کو یکسر فراموش کر کے دنیوی عیش و آرام۔ یہاں کی زینتوں اور آسائشوں کے حصول کو اپنا مطمحِ نظر بنا رکھا تھا۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ہر قسم کے جرائم اور گناہ ان میں پھیلے ہوئے تھے اور معاشرتی برائیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ انسانیت دم توڑتی نظر آ رہی تھی۔

ان حالات میں اسلام نے نوعِ انسانی کو توحید باری تعالیٰ کا درس دے کر اور آخرت کے وجود پر ایمان لانے کی تعلیم دے کر لوگوں کے نقطۂ نظر میں تبدیلی پیدا کی اور ایک یکسر نیا مطمحِ نظر ان کے سامنے رکھا اور وہ یہ تھا کہ اسلام نے لوگوں کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ وہ فانی دنیا کے فانی عیش و آرام کو نہیں بلکہ نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جا کر فلاح اخروی کو اپنا مطمحِ نظر بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے اور انقلاب انگیز مطمحِ نظر کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرہ آیت ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمحِ نظر ہوتا ہے۔ جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں (کہیں) بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا (پورا) قادر ہے۔

مادہ پرستی اور دنیاداری میں غرق معاشرہ کے اندر خدائے واحد اور آخرت پر ایمان لانے والوں کے لئے یہ فی الحقیقت ایک انقلاب انگیز مطمحِ نظر تھا کہ وہ مادی آسائشوں اور فانی دنیا کی فانی زینتوں کے حصول میں نہیں بلکہ نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اس مطمحِ نظر نے انہیں دنیا اور اس کے بے حقیقت عیش و آرام سے بے نیاز کر کے اور ان کے اندر نیکیاں بجا لانے میں روحِ مسابقت پیدا کر کے ان کی زندگیوں میں ایک انقلابِ عظیم برپا کر دکھایا۔ اس طرح وہ مجسم خیر بن کر اپنے گرد و پیش ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں خیر پھیلانے کا وسیلہ بن گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ان کے اندر اتحاد کے جذبہ کو فروغ دیکر انہیں کامیابیوں سے نوازتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ وہ اس وقت کی معلومہ دنیا پر غالب آئے بغیر نہ رہے۔ صدیوں بعد زوال اس وقت ہی شروع ہوا جب غیر اسلامی اثرات کے زیر اثر نیکیاں بجا لانے میں مسابقت کی روح باقی نہ رہی اور اس کی بجائے مادی عیش و آرام نے مطمحِ نظر کی حیثیت اختیار کر لی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی شناخت کا یہ معیار بیان فرمایا ہے کہ وہ تسابق اختیار کرتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش یقیناً ہر قوم کے معیار کو اتنا بلند لے جاتی ہے کہ اس کا انسان قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ جب کبھی نیکی دنیا سے مفقود ہو جائے یا جب کبھی نیکی میں آگے بڑھنے کی روح مفقود ہو جائے۔ اس وقت قوم یا تو مرنا شروع ہو جاتی ہے یا گرنا شروع ہو جاتی ہے لیکن جب تک تسابق کی روح کسی قوم میں قائم رہے۔ اس وقت تک خواہ وہ فضلہ کے حالات کے زیر اثر) کتنی ہی ذلت میں پہنچی ہوئی ہو اور کتنی بھی گری ہوئی ہو۔ پھر بھی اپنی چمک دکھلاتی چلی جاتی ہے اور اس کے لئے موقع ہوتا ہے کہ وہ پھر آگے بڑھے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۵)

الغرض مامورین الٰہی روحانیت کے فقدان اور دنیاداری و مادہ پرستی کے شدید بحران کے زمانہ میں مبعوث ہوتے ہیں۔ وہ مادی آسائشوں کے مطمحِ نظر کو مٹا کر مسابقت الی الخیرات کو لوگوں کا مطمحِ نظر بنانے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیتے ہیں۔ اس مطمحِ نظر کو اپنانے والے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور غلبہ انہی کے لئے مقدر ہوتا ہے سیدنا حضرت اقدس کا بھی یہی مقصد تھا کہ اس مطمحِ نظر کو بحال کر دکھائیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں۔ اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۹)

اپنے اس مطمحِ نظر کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہماری سب سے اہم ذمہ داری ہے۔ کیونکہ اسی میں ہماری کامیابی یعنی غلبۂ حق کا راز مضمر ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ہمیں اس امر کی بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کہہ کر اور ایک جگہ وَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ اس مسابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے اور دین کے ساتھ ایک گہری محبت اور شیفتگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے بس یہی ایک مقصد سامنے رکھے کہ ہم نے (اللہ تعالیٰ کے دین ....) کو دنیا میں غالب کرنا ہے۔ جب تک یہ روح ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۵۶)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل اللہ کی ازدواجی زندگی کا روحانی فلسفہ

حضرت اقدس کے روح پرور ارشادات:

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

حضرت احدیت کے محبوبوں کا دل خدا کی محبت کا تخت گاہ ہوتا ہے جس سے عشق الٰہی کا منفک ہونا ہرگز ممکن نہیں اور جیسا کہ حضرت اقدس نے "براہین احمدیہ" حصہ چہارم صفحہ ۵۲۲ (حاشیہ) میں کمال صراحت سے روشنی ڈالی ہے اگر ان کے دل وجان کو بڑے بڑے امتحانوں اور ابتلاؤں کے سخت مدقوں کے بیچ میں دے کر کوفتہ کیا جائے اور نچوڑا جائے تو بجز محبت الٰہیہ کے کچھ نہیں نکلتا۔ کیونکہ وہ اسی کے درد سے لذت پاتے ہیں اور اسی کو واقعی اور حقیقی طور پر اپنا دلآرام سمجھتے ہیں۔

اس بنیادی نکتہ کا عرفان رکھنے والا شخص خدا کے پاک اور مطہر بندوں کے ظاہری اور مادی اعمال کو بھی خالص روحانیت ہی یقین کرتا، اور جذب وسلوک اور زیارت حق تعالےٰ کی منازل سے تعبیر کرتا ہے۔ بظاہر ایک عارف ربانی اور ایک غیر مومن دونوں ہی اپنے بشری تقاضوں کو پورا کرتے دکھائی دیتے ہیں اور اپنی زندگی کی بقا کے لئے کھانا کھانے کے محتاج ہیں مگر دونوں کے محرکات، مقتضیات اور مقاصد میں زمین و آسمان کا فرق ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (علیہ الف برکۃ وتحیہ) اپنے مکتوب مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۸۳ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"طیبین اور طاہرین کا سیر ہو کر کھانا اس قسم کا سیر ہونا نہیں ہے جو ان لوگوں کا ہوا کرتا ہے جن کے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایسے کھاتے ہیں جیسے چارپائے کھایا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی وقت سیر ہو کر کھانا اور ہی نور ہے اور اگر اس سیری کو ان لوگوں کی طرف نسبت دی جائے جن کا اصل مقصد احتظاظ اور تمتع ہے اور جن کی نگاہیں نفسانی شہوات کے استیفاء تک محدود ہیں تو اس سیری کو ہم ہرگز سیری نہیں کہہ سکتے۔ سیری کی تعریف میں پاکوں اور مقدسوں کی اصطلاح اور ناپاکوں اور شکم پرستوں کی اصطلاح الگ الگ ہے۔ اور پاک لوگ اسی قدر غذا کھانے کا نام سیری رکھ لیتے ہیں کہ جب فی الجملہ حرقت جوع دور ہو جائے اور حرکات و سکنات پر قوت حاصل ہو جائے۔ غرض مومن کی سیری یہی ہے کہ اس قدر غذا کھا دے جو اس کی پشت کو قائم رکھے اور حقوق واجبہ ادا کر سکے۔"

(مکتوبات احمدیہ صفحہ ۲۷ تا ۲۸)

بالکل یہی فرق خدا والوں اور دنیا پرستوں کے ازدواجی تعلقات میں نظر آتا ہے جو سنت نبوی کے مطابق نکاح نہ صرف گزشتہ تمام نبیوں کی سنت ہے بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مبارک سنت بھی ہے

(در منثور للسیوطی ج ۴ ص ۶۵)

دوسری طرف خدا کی نافرمان اور دہریہ اقوام میں بھی ہمیشہ ایک عائلی نظام جاری ہے لیکن جہاں ابرار واخیار عقد نکاح کو محبت الٰہی کے حصول کا ایک زینہ بلکہ مدرسہ سمجھتے ہیں وہاں مذہب اور روحانیت سے بے بہرہ دنیا کے ہاں خواہشات نفسانی کی تکمیل کے سوا اس کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔

حضرت اقدس نے اپنے حق و معرفت سے لبریز لٹریچر میں جہاں اور بے شمار دینی مسائل وافکار پر واضح روشنی ڈالی ہے۔ وہاں آپ نے اہل اللہ کی ازدواجی زندگی کا حقیقی فلسفہ بھی خوب نمایاں کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"بہادر وہی لوگ ہیں جو تعلقات کے ساتھ ایسے ہیں کہ گویا بے تعلق ہیں پاک آدمیوں کی شہوات کو ناپاکوں کی شہوات پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ناپاک لوگ شہوت کے اسیر ہوتے ہیں مگر پاکوں میں خدا اپنی حکمت اور مصلحت سے آپ شہوات پیدا کر دیتا ہے اور صرف صورت کا اشتراک ہے جیسا کہ مثلاً قیدی بھی جیلخانہ میں رہتے ہیں اور داروغہ بھی مگر دونوں کی حالت میں فرق ہے۔ دراصل ایک انسان کا خدا سے کامل تعلق تبھی ثابت ہوتا ہے کہ بظاہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو۔ بیویاں ہوں اولاد ہو، تجارت ہو، زراعت ہو اور کئی قسم کے اس پر بوجھ پڑے ہوئے ہوں اور پھر وہ ایسا ہو کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اس کا تعلق نہیں۔

یہی کامل انسانوں کے علامات ہیں۔ اگر ایک شخص ایک بن میں بیٹھا ہے نہ اس کا کوئی جورو ہے نہ اولاد ہے، نہ دوست ہیں اور نہ کوئی بوجھ کسی قسم کے تعلق کا اسے دامنگیر ہے تو ہم کیوں کر سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے تمام اہل وعیال اور ملکیت اور مال پر خدا کو مقدم کر لیا ہے اور بے امتحان ہم اس کے کیونکر قائل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آ سکتا کہ خدا کی راہ میں جان فشانی کے موقع پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی۔ مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لا کر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپ کی ایسی مجرد انہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی ..... کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔"

حضور اقدس نے اپنے آقا و مطاع محبوب سبحانی سید الکائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس سیرت کے بعض یادگار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک مرتبہ ایک جنگ کے موقع پر آپ کی انگلی پر تلوار لگی اور خون جاری ہو گیا۔ تب آپ نے اپنی انگلی کو مخاطب کر کے کہا کہ اے انگلی تو کیا چیز ہے صرف ایک انگلی ہے۔ جو خدا کی راہ میں زخمی ہو گئی۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے گھر میں گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہوئے ہیں تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو کیوں روتا ہے؟ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ تکالیف کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا قیصر اور کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ ان تکالیف میں بسر کرتے ہیں تب آنجنابؐ نے فرمایا کہ مجھے ان دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اس سوار کی ہے کہ جو شدت گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جا رہا ہے اور جب دوپہر کی شدت نے اس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دم لینے کے لئے ایک درخت کے سایہ کے نیچے ٹھہر گیا اور پھر چند منٹ کے بعد اسی گرمی میں اپنی راہ لی اور آپؐ کی بیویاں بھی بجز عائشہ کے سب سن رسیدہ تھیں۔ بعض کی عمر ساٹھ برس تک پہنچ چکی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا تعدد ازدواج سے یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں مقاصد دین شائع کئے جائیں اور اپنی صحبت میں رکھ کر علم دین ان کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۶-۲۸۷)

اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر خلیفہ راشد کو اس دینی عزم کے لئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا پڑیں اسی طرح عہد حاضر میں جو دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا مبارک دور ہے قدرت ثانیہ کا ہر مظہر بلا استثناء آسمانی لباس کو زیب تن کئے ہوئے ہے جس کے ہر گوشہ پر اسوۂ محمدی کی خوشنما اور ان مٹ نقوش پوری شان سے اجاگر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا کھلا اعجاز ہے کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ۔

(جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۶۰)

اے میرے اللہ میرے نائبین اور خلفاء پر رحم کر جو میرے بعد آئیں گے اور میری باتیں اور میری سنت دنیا کے سامنے بیان کریں گے۔ اور میری باتیں اور میری سنت ہی (اپنے قول اور عمل سے) دنیا کو سکھائیں گے اللھم صلی علی محمد و آلِ محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

مصطفٰی پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ذہنوں کو جلا دینے والے اقوالِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ادارہ)

شادی بیاہ کے موقع پر اسراف اور رسوم منع ہیں

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ۔

شادی بیاہ کے موقع پر بعض لوگ طرح طرح کی رسوم اور بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں اور اسراف کرتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف نمائش اور جھوٹے وقار کو قائم رکھنا ہوتا ہے ان تکلفات اور فضول خرچی سے لوگ مشکلات میں پڑ جاتے ہیں اور ترقی کی بجائے وہ تنزل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان رسوم کی وجہ سے لوگ اتنے زیر بار ہو جاتے ہیں کہ برسوں بعد بھی ان کا پاؤں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل جاتا ہے۔ اصراف اور رسوم نہ صرف ان کو مقروض بناتی ہیں بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی یہ انکی اور ان کے خاندان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہیں۔

آجکل مروجہ رسوم کے علاوہ ایک نئی رسم عام ہو رہی ہے کہ لوگ منگنی اور نکاح کے مواقع کو اسی طرح منانے لگ گئے ہیں جیسا کہ شادی یا رخصتانہ کی تقریب ہوتی ہے یعنی لڑکے والے دس پندرہ افراد اور بعض اس سے بھی زیادہ اکٹھے ہو کر لڑکی والوں کے گھر جاتے ہیں وہاں کھانے پکتے ہیں اور خوب جھمگٹا ہوتا ہے لڑکی کو دلہن بنایا جاتا ہے اور لڑکے لڑکی کو اکٹھے بٹھا کر انہیں سلامیاں دی جاتی ہیں اور فوٹو لئے جاتے ہیں پھر مہمانوں کو رخصت ہوتے وقت نئے جوڑے دیئے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ گویا لڑکی والے گھر کا وہی سماں بنایا جاتا ہے جو رخصتانہ کے دن ہوتا ہے حالانکہ یہ صرف منگنی یا نکاح کا موقعہ ہوتا ہے اور رخصتانہ ابھی بعد میں ہونا باقی ہوتا ہے جس پر دوبارہ اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ یہ سراسر غلط طریق ہے اور اخراجات کو بڑھانے کا موجب ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسراف سے بچا جائے۔ حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ نکاح اور شادی کے مواقع پر اسراف سے پورے طور پر اجتناب کیا جائے اور ہر قسم کی یہ رسوم سے بچکر سادگی سے ان تقاریب کو سرانجام دیا جائے۔

چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور کھانا دینا اور یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی جلانا اور رنڈی بھڑووں۔ ڈوم ڈھاریوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۶)

اسی طرح حضرت ... مصلح موعود احباب جماعت کو شادی بیاہ کے موقع پر رسوم اور اسراف سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اسلام نے بعض باتیں کرنے کا حکم دیا ہے اور بعض سے منع فرمایا ہے۔ مثلاً ولیمہ کا حکم دیا ہے کہ ضرور کرنا چاہیئے۔ مگر دوسری طرف اسراف سے منع کیا ہے ولیمہ کے وقت اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھ پر یہ اثر ہے کہ اس بارہ میں شادی بیاہ کے بارہ میں ہماری جماعت میں اسراف ہو رہا ہے نمائش اور ریا سے ہمارے دوستوں کو بچنا چاہیئے اس کا دوسروں پر برا اثر پڑتا ہے۔ شادی کے موقع پر مہندی اور اس کے ساتھ متعلقہ جملہ رسوم جو رائج ہیں ہمارے نزدیک غیر اسلامی ہیں ہماری جماعت کو اس سے بچنا چاہیئے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۴)

دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ ان ارشادات عالیہ کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور شادی بیاہ کے موقع پر ہر قسم کی رسوم نئی یا پرانی سب سے بکلی اجتناب کریں اور اسراف ہرگز نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۹ برس کے گورنر کا مسکت جواب

منکرین خلافت یہ بھی کہتے ہیں کہ عمر چھوٹی ہے؟ اس پر مجھے ایک تاریخی واقعہ یاد آگیا۔ کوفہ والے بڑی شرارت کرتے تھے جس گورنر کو وہاں بھیجا جاتا وہ چند روز کے بعد اس کی شکایتیں کر کے اس کو واپس کروا دیتے حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تک حکومت میں فرق نہ آئے۔ ان کی مانتے جاؤ۔ آخر جب ان کی شرارتیں حد سے گزرنے لگیں تو حضرت عمرؓ نے ایک گورنر جن کا نام غالباً ابن ابی لیلیٰ تھا اور جن کی عمر ۱۹ برس کی تھی کوفہ میں بھیجا جس وقت یہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ لگے چہ میگوئیاں کرنے کہ عمرؓ کی عقل (نعوذ باللہ) ماری گئی جو ایک لڑکے کو گورنر کر دیا۔ اور انہوں نے تجویز کی کہ گربہ کشتن روز اول پہلے ہی دن اس گورنر کو ڈانٹنا چاہیئے اور انہوں نے مشورہ کر کے یہ تجویز کی کہ پہلے ہی دن اس سے اس کی عمر پوچھی جائے۔ جب دربار ہوا تو ایک شخص بڑی متین شکل بنا کر آگے بڑھا۔ اور آگے بڑھ کر کہا کہ حضرت آپ کی عمر کیا ہے؟۔ ابن ابی لیلیٰ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کے لشکر پر اسامہ کو افسر بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا تو جو اس وقت ان کی عمر تھی اس سے دو سال بڑا ہوں۔ (اسامہ کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی اور بڑے بڑے صحابہ ان کے ماتحت کئے گئے تھے) کوفہ والوں نے جب یہ جواب سنا تو خاموش ہو گئے اور کہا کہ اس کے زمانہ میں شور نہ کرنا۔ اس سے یہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ چھوٹی عمر والے کی بھی اطاعت ہا کریں جب وہ امیر ہو۔ حضرت عمرؓ جیسے انسان کو سترہ سال کے نوجوان اسامہ کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ میں بھی اسی رنگ میں جواب دیتا ہوں کہ میری عمر تو ابن ابی لیلیٰ سے بھی سات برس زیادہ ہے۔

(منصب خلافت صفحہ ۴۵)

میں تو بیس سال سے ایسی آوازیں سن رہا ہوں

مجھے ایک بزرگ کا واقعہ یاد آیا۔ کہتے ہیں ایک بزرگ بیس برس سے دعا کر رہے تھے وہ ہر روز دعا کرتے اور صبح کے قریب ان کو جواب ملتا کہ بھونکتے رہو۔ میں تو کبھی تمہاری دعا قبول نہیں کروں گا بیس برس گزرنے پر ایک دن ان کا کوئی مرید بھی ان کے ہاں آیا ہوا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پیر صاحب رات بھر دعا کرتے ہیں اور صبح کے قریب ان کو یہ آواز آتی ہے۔ یہ آواز اس مرید نے بھی سنی تیسرے دن اس نے عرض کیا کہ جب اس قسم کا سخت جواب آپ کو ملتا ہے تو پھر آپ کیوں دعا کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تو بہت بے استقلال معلوم ہوتا ہے بندے کا کام ہے دعا کرنا، خدا تعالیٰ کا کام ہے قبول کرنا مجھے اس سے کیا غرض کہ وہ قبول کرتا ہے یا نہیں۔ میرا کام دعا کرنا ہے سو میں کرتا رہتا ہوں میں تو بیس سال سے ایسی آوازیں سن رہا ہوں۔ میں کبھی نہیں گھبرایا تو تین دن میں گھبرا گیا۔ دوسرے دن خدا تعالیٰ نے اسے فرمایا کہ میں نے تیری وہ ساری دعائیں قبول کر لیں ہیں جو تو نے بیس سال کے اندر کی ہیں:۔

غرض ہمارا کام پہنچا دینا ہے اور محض اس وجہ سے کہ کوئی قبول نہیں کرتا ہمیں تھکنا اور رکنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا کام منوانا نہیں، ہم کو تو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور کہہ سکیں کہ ہم نے پہنچا دیا۔

(منصب خلافت صفحہ ۱۹ - ۲۰)

(مرسلہ مکرمہ نگہت مرزا صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان آکر تربیت حاصل کرنے والے ابتدائی مبلغین میں سے ایک

حضرت مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشین

مکرم مولوی عبدالمالک صاحب ۔ مبلغ انڈونیشیا ۔

۲۱ فروری بروز اتوار تین بجکر بیس منٹ پر محترم حاجی مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سماٹری سابق مبلغ انڈونیشیا اٹھہتر سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

محترم مولانا مرحوم کو چند سال ہوئے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا تھا ۔ اس کے بعد ان کو قدرے آرام آگیا تھا ۔ مگر مولوی صاحب بڑی مضبوط اور بلند ہمت کے مالک تھے بیماری کے باوجود ہر جماعتی تقریب میں برابر شریک ہوتے ۔ اور ہمہ وقت پروگراموں میں حصہ لیتے تھے ۔ ۱۹۸۰ء کے جلسہ سالانہ پر جبکہ ان کا بچہ عزیز عبدالباسط مبلغین کلاس کے آخری مراحل میں تھا محترم مولوی جلسہ سے ایک ماہ قبل اپنی اہلیہ کے ہمراہ انڈونیشیا سے پاکستان تشریف لے گئے اور وہاں اپنی اہلیہ کے ہمراہ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور تکمیل حج کے بعد آپ واپس ربوہ تشریف لے آئے اور جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی روح پرور تقاریر وخطبات سے مشرف ہوئے ۔ جلسہ سالانہ کے بعد آپ نے قادیان جانے کا پروگرام بنایا اور ربوہ سے بمع اہلیہ صاحبہ لاہور تشریف لے گئے مگر لاہور میں اچانک بیمار ہو جانے کی وجہ سے قادیان تشریف نہ لے جا سکے اور پھر واپس انڈونیشیا تشریف لے آئے ۔

گزشتہ سال ماہ نومبر میں سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں شرکت اختیار کی ۔ اور جلسہ کے تمام پروگرام کے دوران جلسہ گاہ میں حاضر رہتے ۔ ایک دن صبح کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس بھی دیا ۔ وفات سے چند روز قبل مورخہ دس گیارہ ۔ بارہ ۔ تیرہ فروری کو مجلس مشاورت جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں شمولیت اختیار کی یہ جگہ جہاں مجلس مشاورت منعقد ہوئی اس کا نام سالاتیگا SALATIGA ہے بانڈونگ سے سالاتیگا قریباً چار سو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ۔ محترم مولوی صاحب مرحوم کچھ سفر بذریعہ ریل اور کچھ سفر بذریعہ بس طے کر کے وہاں پہنچ گئے ۔ وہاں ان کی رہائش مبلغین کے ساتھ تھی رہائش گاہ سے نماز پڑھنے کی جگہ قریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلہ پر تھی ۔ محترم مولوی صاحب مرحوم عزیز عبدالباسط کے سہارے تمام اوقات میں نماز باجماعت میں باقاعدہ شریک ہوتے بلکہ تہجد کی نماز کے لئے بھی مسجد میں جاتے ۔ خاکسار نے ان کی تکلیف کے پیش نظر ایک دن ان سے عرض کیا کہ مولوی صاحب آپ آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہے ۔ آپ قیام گاہ پر ہی نماز پڑھ لیا کریں ۔ فرمانے لگے اجتماعی نماز باجماعت کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں میں ان کے اس فقرے سے ان کے عزم اور ہمت اور اخلاص اور محبت سے بہت متاثر ہوا ۔

اللھم اغفرہ وادخلہ فی اعلیٰ علیین ۔

چار دن تک مجلس شوریٰ میں شرکت کے بعد ۱۴ فروری کو واپسی کے وقت فرمایا ۔ کہ واپسی پر ہم سب اکٹھے جائیں گے ۔ گو خاکسار کے لئے محترم رئیس التبلیغ صاحب نے اپنے ساتھ سفر کی سہولت پیش کی تھی مگر میں نے محترم مولوی صاحب مرحوم کی رفاقت میں جانے کو زیادہ پسند کیا ۔ چنانچہ جماعت بانڈونگ کی طرف سے ایک ویگن کا انتظام کیا گیا ۔ اور ہم سب محترم مولوی صاحب مرحوم ۔ ان کا بیٹا عزیز عبدالباسط نائب صدر جماعت بانڈونگ مکرم روشن صاحب مولوی صاحب کے داماد نصیب محمود صاحب اور خاکسار تین بجے بعد دوپہر سالاتیگا SALATIGA سے روانہ ہوئے اور دوسرے دن سات بجے صبح متواتر سولہ گھنٹے سفر کرنے کے بعد بانڈونگ پہنچے ۔ راستہ میں مولوی صاحب کی طبیعت بالکل ٹھیک رہی اور کسی قسم کی تھکاوٹ وغیرہ کا اظہار نہیں کیا ۔ ایک جگہ ہم نے گاڑی کھڑی کر کے کھانا کھایا ۔ مولوی صاحب فرمانے لگے یہ سڑک کے ہوٹل بہت مہنگے ہوتے ہیں ۔

بانڈونگ پہنچنے کے چھ دن بعد مورخہ ۱۹ فروری کو محترم مولوی صاحب مرحوم کی مسجد احمدیہ "الناصر" حاجی سفری میں خطبہ دینے کی باری تھی ۔ جس کی ان کو ایک ماہ قبل اطلاع دی جا چکی تھی ۔ چنانچہ جمعہ کے روز محترم مولوی صاحب مرحوم اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز عبدالشکور اور اپنی اہلیہ محترمہ راڈین تسلیمہ صاحبہ

NYONYA RADEN TASLIMAH

کے ہمراہ خطبہ کے لئے تشریف لے آئے ۔ آتے ہی مجھے فرمانے لگے میں نے سنا ہے کہ میرے بیٹے عبدالباسط کی الفضل میں تبلیغی رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ کیا وہ اخبار آپ کے پاس ہے ؟ میں نے جواب دیا کہ میرے پاس وہ اخبار موجود ہے ۔ جمعہ کے بعد آپ کو دے دوں گا ۔ چنانچہ مولوی صاحب خطبہ کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے ۔

دوسری اذان کے بعد میں نے ان کو سہارا دے کر منبر پر کھڑا کیا ۔ قریباً آدھ گھنٹہ تک انہوں نے نہایت فاضلانہ خطبہ پڑھا ۔ جس میں انہوں نے نوجوانوں کو اپنی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرنے کی تلقین کی ۔ خطبہ کے بعد مجھے فرمانے لگے کہ آپ امیر ہیں اس لئے نماز آپ پڑھائیں سنتیں وغیرہ ادا کرنے کے بعد مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے ۔ اور فرمانے لگے مجھے وہ اخبار دیدیں جس میں عبدالباسط کی رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ وہ بہت خوش تھے کہ میرا لڑکا اب میرا قائمقام ہو گیا ہے ۔ اور تبلیغ کا کام کرتا ہے ۔ جب میں نے ان کو اخبار لا کر دیا جس میں عبدالباسط کی رپورٹ شائع ہوئی تھی تو فرمانے لگے کس جگہ اس کا نام ہے میں نے بتایا تو خوشی کا اظہار کیا ۔ اور فرمانے لگے میں گھر جا کر پڑھوں گا اور اخبار اپنے بیٹے عبدالشکور کو دے دیا کہ سنبھال کر رکھ لو ۔ میں نے کہا کہ کھانا کھا کر جائیں فرمانے لگے میں دن میں صرف ایک دفعہ کھاتا ہوں اور وہ تین بجے کھاتا ہوں ۔ اس لئے گھر جا کر کھاؤں گا ۔ اس دوران میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب آپ ابتدائی چند احمدی مبلغین میں سے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ جس قدر جلدی ہو سکے آپ کے حالات قلمبند کر لوں ۔ کیونکہ میں نے "تین" سب سے احمدیوں یعنی مولانا ابوبکر صاحب ۔ مولانا زینی دہلان صاحب اور اور مولوی نورالدین صاحب میں سے مولوی نورالدین صاحب سے ان کے حالات لکھ لئے ہیں ۔ اور مولانا ابوبکر صاحب وفات پا گئے ہیں اور مولوی زینی دہلان صاحب سے بھی میں نے حالات لکھوانے کو کہا ہے ۔ آپ کے حالات بھی لکھ لوں اور اسی طرح باقی چند ابتدائی احمدیوں کے حالات لکھ کر ایک کتاب بن سکتی ہے ، میری یہ بات سن کر فرمانے لگے ایک ماہ کے اندر میرے لڑکے عبدالکافی کی شادی ہے ۔ اس لئے جا کر تو جاؤں گا ۔ وہاں حالات لکھوا دوں گا ۔ میری یہ شدید خواہش تھی کہ جس قدر جلدی ہو سکے محترم مولوی صاحب مرحوم کے حالات لکھ لوں ۔ اور میں نے اپنی اس خواہش کا اظہار دو تین دفعہ عزیز عبدالباسط صاحب سے بھی کیا بلکہ ایک دن میں مولوی صاحب کے گھر بھی اس غرض کے لئے گیا ۔ اور مولوی صاحب نے مجھ وعدہ کیا کہ میں کسی دن مسجد میں آؤنگا اور وہاں آکر اپنے احمدی ہونے اور قادیان جانے اور پھر تبلیغ کے میدان میں کام کرنے کے حالات لکھواؤں گا مگر ۔

ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

میری یہ خواہش کبھی پوری نہ ہو سکی اور مذکورہ جمعہ کا خطبہ دینے کے ٹھیک اڑتالیس گھنٹے بعد یعنی اتوار کو تین بجے شام محترم مولوی صاحب اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے ۔ بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

مولوی صاحب کی وفات اور زندگی کا یہ تمام واقعہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے بجلی کی چمک کی طرح چشم زدن میں رونما ہو گیا ہے ۔ اور اگر غور کیا جائے تو یہی چشم زدن کا وقفہ زندگی کے پورے افسانے کا خلاصہ ہے ۔

طے می شود ایں رہ در خشیدن برقے
مابے خبراں منتظر شمع و چراغیم

محترم مولوی صاحب کے کچھ حالات

محترم مولوی صاحب مرحوم انڈونیشیا کے ان چند خوش نصیب ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں ۔ جنہوں نے قادیان جا کر تعلیم حاصل کی ۔ اور مولوی فاضل پاس کر کے باقاعدہ مبلغ بنے اور اور اپنی تمام عمر خدمت دین میں صرف کر دی ۔ اور دین و دنیا میں خدا کی برکات و حسنات کے وارث بنے ۔ محترم مولوی صاحب کی اولاد اس وقت گیارہ بچے ہیں ۔ پانچ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں سب کی سب شادی شدہ ہیں ۔ مولوی صاحب کے ایک داماد مکرم مولوی سیوطی عزیز صاحب سلسلہ کے لوکل مبلغ ہیں ۔ لڑکوں میں سے تین لڑکے مکرم عبدالقیوم صاحب مکرم عبدالباقی صاحب مکرم عبدالکافی صاحب اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اچھے عہدوں پر کام کر رہے ہیں ۔ ایک لڑکا عزیز مکرم عبدالباسط صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کا انڈونیشیا میں مرکزی مبلغ ہے ۔ جو آج کل سماٹرا میں اپنے آبائی علاقہ میں انچارج مبلغ ہے سب سے چھوٹا لڑکا عزیزم عبدالشکور آخری کلاسز میں پڑھ رہا ہے ۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو اور مولوی صاحب مرحوم کی بیوہ محترمہ راڈین تسلیمہ صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو ۔ اور ان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے ۔ اور اپنے بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلاتے ہوئے اور زیادہ ترقی کی راہوں پر گامزن کرے ۔ آمین ۔

محترم مولوی صاحب کی بعض خصوصیات

محترم مولوی صاحب مرحوم اپنی ذات میں بہت سی خصوصیات کے حامل تھے ۔ اور جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لئے ان کا وجود نہایت برکت اور رحمت کا موجب تھا ۔ محترم مولوی صاحب کی ذات گوناگوں خصوصیات

(باقی صفحہ ۷ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالسِ سائلین کے نظام کو مؤثر اور فعّال بنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں (مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

۳ تا ۱۳ فروری ۱۹۸۲ء

محترمہ امۃ المالک صاحبہ منجانب والد مرحوم حلقہ بھاٹی گیٹ بذریعہ مرکزی سیکرٹری مال لاہور	۱۵۰/-
" " " " والدہ مرحومہ " " " "	۱۵۰/-
مکرم کیپٹن خالد رؤف صاحب چھاؤنی جنوبی	۵۰/-
" چوہدری محمد افضل صاحب شیخوپورہ	۱۰۰/-
" سیکرٹری صاحب مال سرگودھا شہر	۷۳/-
" محمد صادق صاحب بذریعہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کریم نگر ضلع تھرپارکر	۱۰۰/-
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ مورو سندھ	۵۰/-
" چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور	۱۰۰/-
" سید نذیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ شہر	۲۰۰/-
" عبدالعزیز صاحب " "	۵۰/-
" مبشر احمد صاحب " "	۱۰۰/-
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اسلام آباد	۱۰۰/-
" " " " " "	۱۳۰/-
محترمہ رخسانہ صاحبہ دختر شیخ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹ	۷۰/-
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر دین صاحب مرحوم ربوہ	۱۰۰/-
" والدہ ظہور احمد صاحب بذریعہ عبدالمومن صاحب ربوہ	۱۰۰/-
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کیمسٹ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ	۱۰۰/-
" ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ۵۰/- نصیرہ فرحت صاحبہ ۵۰/- دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰/-
محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی (ماڈل کالونی)	۵۰/-
مکرم امجد صغیر صاحب " " (کورنگی کریک)	۱۰۰/-
" شیخ بشیر احمد صاحب محاسب راولپنڈی	۴۸۰/-
" محمد الیاس منیر صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۵۰/-
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بیگم قاضی محمد عبداللہ صاحب مرحوم ربوہ	۱۰۰/-
مکرم خلیل احمد صاحب منجانب والدین مرحومین بذریعہ جماعت احمدیہ کراچی	۱۰۵۰/-
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بابو محمد شریف صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۴۰۰/-
" امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد امین صاحب " " "	۵۰/-
مکرم محمد اکرم صاحب سیکرٹری مال نواب شاہ	۵۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نصاب مرکزی تربیتی کلاس ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

امسال تربیتی کلاس کے نصاب میں حسبِ ذیل کتب رکھی گئی ہیں۔ طلبہ اس کے مطابق مطلوبہ کتب لے کر آئیں۔ مطبوعہ نوٹس اور کتب دفتر خدام الاحمدیہ سے قیمتاً بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ قرآن کریم : پہلا پارہ باترجمہ
۲۔ حدیث : احادیث الاخلاق، چہل احادیث
۳۔ : کشتی نوح، دینی معلومات، شمائل احمد، ہمارا رسول، ہمارے عقائد، اسلام اور آزادیٔ ضمیر

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس و اضلاع متوجہ ہوں

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے شعبہ تحریک جدید کے تحت ساری دنیا میں احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ نیز تحریک جدید کے بڑے بڑے مقاصد قرآنِ کریم کی اشاعت مساجد کی تعمیر اور مشن ہاؤسز کا قیام ہے اس لیے پاکستان میں رہنے والے تمام خدام بھائیوں کا اس مہم کے مالی جہاد (دفتر سوم) میں شامل ہونا ضروری ہے۔

امسال ۳۰ ستمبر ۱۹۸۲ء اُن مجالس کو جن کے تمام خدام مالی جہاد میں شامل ہونگے اور کل وعدہ جات کا ۹۰ فیصد ادا کر چکے ہونگے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر سندات دی جائینگی۔ انشاء اللہ لہٰذا ابھی سے کوشش شروع فرما دیں کہ آپ کی مجلس یہ سند ضرور حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایصالِ ثواب

۱۔ مکرم معین الدین دارالیمن ربوہ سے مبلغ ایک سو دس روپیہ (۱۱۰/-) مکرم شیخ نذیر احمد صاحب سہگل مرحوم آف چنیوٹ کو ایصال ثواب کی خاطر چندہ تعمیر مساجد بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کو جملہ نیک مقاصد میں کامیابی بخشے۔

۲۔ محترمہ فہمیدہ خاتون صاحبہ بیگم مکرم چوہدری منور احمد صاحب نے اسلام آباد سے مبلغ سو روپیہ چندہ تعمیر مساجد برائے ایصال ثواب محترمہ فضل بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ بھجواتے ہوئے قارئین کرام سے دعاؤں کی متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی والدہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کو اور ان کی نسلوں کو دینی و دنیوی انعامات سے نوازے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کے تعاون سے ایک تربیتی اجلاس مسجد احمدیہ سانگلاہل میں ۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر منعقد ہوا جس میں حلقہ ہذا کی ۱۸ جماعتوں کے دو صد سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ مرکز کی طرف سے اس اجلاس میں شرکت کے لیے محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم لئیق احمد صاحب طاہر تشریف لائے۔

اجلاس زیر صدارت امیر مقامی محترم چوہدری فقیر اللہ صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے "خدمت" کے معنے بیان فرمائے اور لفظ "خادم" کی تشریح کی اور اس کے بعد آپ نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور صداقت حضرت اقدس پر نہایت عمدہ انداز میں روشنی ڈالی۔ محترم لئیق احمد صاحب طاہر نے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت واضح فرمائی۔

محترم لئیق احمد صاحب طاہر کی تقریر ختم ہونے والی ہی تھی کہ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ تشریف لے آئے۔ آپ نے بھی اجلاس سے خطاب فرمایا اور حاضرین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ پونے چھ بجے شام اجلاس اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کے بعد تمام حاضرین کو چائے پیش کی گئی اور گروپ فوٹو بھی ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین۔

(حافظ محمود احمد ناصر مربی سلسلہ مقیم سانگلاہل)

---

۲۲ اپریل تا ۶ مئی خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت خادم مسجد

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کو ایک صحت مند مستعد خادم مسجد کی ضرورت ہے جو پانچ وقت کی اذان اور مسجد کی صفائی کا کام اچھی طرح کر سکے۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ سنگل رہائش کے لیے جگہ ملے گی۔ اور فی الحال مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہانہ تنخواہ ہوگی مسجد کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے خواہشمند اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ امیر صاحب جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے نام اپنی درخواست پتہ ذیل پر ارسال کریں:۔

(شیخ عبدالحکیم سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ)
(معرفت ورائٹی سنٹر ریل بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم مضامین پر -/۲۰۰، -/۱۵۰ اور -/۱۰۰ روپے نقد انعام دیا جائے گا شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف تحریر کریں۔
- مضمون دو ہزار سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

تمام مضامین ۳۱ جولائی سے قبل ناظم اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہییں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ حضرت مولوی عبدالواحد صاحب

کا ایک حسین مرقع تھی۔

آپ جماعت احمدیہ میں سب سے پہلے غیر ملکی مولوی فاضل مبلغ تھے۔ مولانا ابوبکر صاحب مرحوم نے ان سے پہلے مولوی فاضل پاس کیا تھا مگر باقاعدہ مبلغ ان کے بعد بنے تھے۔ کچھ عرصہ انڈونیشیا واپس آکر ذاتی کاروبار کرتے رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مولوی صاحب کو مجلس افتاء کا اعزازی ممبر نامزد کیا ہوا تھا۔

دوران تبلیغ مولوی صاحب کو حضور نے ایک شام میں عربی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوایا تھا۔ اسی سفر میں مولوی صاحب ایک ماہ ایران میں بھی رہے تھے۔ مولوی صاحب مرحوم نہایت کامیاب مبلغ تھے۔ اور اس وقت انڈونیشیا میں کئی ایک جماعتیں ان کی تبلیغ سے قائم ہیں۔

مولوی صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار اور موصی تھے۔

احباب سے اور خصوصاً ان حضرات سے جو زمانہ طالبعلمی میں ان کے ہم عصر ہیں مولوی صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو نیک اور صالح بنائے آمین۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند وجانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
بالمقابل
مشہور دواخانہ ربوہ
ایوان محمود
میں ۲۹ اور ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح آٹھ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر:۔ مشہور دواخانہ ربوہ

صحت کے جذبہ کے ساتھ
ڈے اینڈ نائٹ سروس
ہمارے ہاں ہر قسم کی الیکٹرک موٹریں۔ نیٹنگ مشین۔ واشنگ مشین نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ فیصل آباد میں اپنے احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت ہوگی
پروپرائیٹر:۔ میاں محمد ادریس
فون ۲۸۱۷۳
میاں الیکٹرک سروس
بالمقابل تاہ ٹیکسٹائل ملز مقبول روڈ فیصل آباد

درخواست دعا

- میرے میاں مشتاق احمد صاحب دس پندرہ روز سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی آنکھوں کی بینائی بہت کمزور ہو چکی ہے۔ موتیا اتر رہا ہے اُن کی صحت کاملہ کے لیے درخواست دعا ہے۔

نیز میری محترمہ خالہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کا میو ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے، ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے بھی درخواست دعا ہے۔

(منیرہ بیگم، عزت خاں سٹریٹ نزد غلہ منڈی وزیر آباد)

- میری والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری عبدالمومن خانصاحب کا ٹھگڑھی کو بازو پر چوٹ لگنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

(حلیمہ طاہرہ اہلیہ عبدالسمیع خاں صاحب سمندری ضلع فیصل آباد)

- میری اہلیہ فاطمہ بیگم صاحبہ کا میو ہسپتال لاہور میں پتے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے، مکمل شفایابی کے لیے درخواست دعا کرتا ہوں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن میڈیکل پریکٹیشنر کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

- عزیزان عمران کریم رحمان اعجاز کا میٹرک کا امتحان مورخہ ۵ اپریل ۱۹۸۲ء کو کوئٹہ میں شروع ہوا ہے۔ قارئین الفضل سے نمایاں کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(میر مبشر احمد طاہر آف پسرور)

- خاکسار کے عزیز دوست محترم رشید احمد صاحب طاہر آف حافظ آباد کے انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحانات ہونیوالے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(نذر محمد خان نواب شاہ (سندھ))

ضروری اعلان برائے ناد ہند لجنات

قسط نمبر ۲

لجنہ کا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود بار بار کی یاد دہانیوں کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک ایک پیسہ بھی چندہ ممبری لجنہ۔ اجتماع لجنہ۔ خدمتِ خلق۔ ناصرات ممبری اجتماع ناصرات موصول نہیں ہوا۔ تمام ایسی لجنات خصوصاً صدر صاحبان و امراء اضلاع اپنی اپنی لجنات کو اس طرف توجہ دلا کر جلد از جلد چندہ مرکز بھجوائیں۔ تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ شکریہ (سیکرٹری مال)

بقیہ ضلع گوجرانوالہ:۔ اُدھووالی۔ کوٹ لالہ۔ اروپ۔ گوندلانوالہ۔ تلونڈی بھچو والی، قلعہ جے سنگھ۔ **ضلع ساہیوال:۔** چک نمبر ۱۳۷/۹ ۔ چک نمبر ۶/۱۱ ۔ چک نمبر ۵۵/۲ محمود آباد۔ میرک۔ قبولہ۔ چیچہ وطنی۔ چک نمبر ۹۲/۱۲ ۔ چک نمبر ۲۲/۲ ۔

ضلع سیالکوٹ:۔ پنڈی بھاگو۔ ٹھڑوہ۔ بن باجوہ۔ راٹے پور۔ مرل۔ بہلول پور۔ مالو کے بھگت۔ میانوالی خانوالی۔ لدھر بکرم سنگھ۔ پیرو چک۔ بھانوالہ۔ ملیانوالہ۔ بھوپال والا۔ بھاگو دال۔ جنڈو ساھی۔ ڈنڈ پور کھرد لیاں۔ درگانوالی۔ گکھانوالی۔ ملکے کلاں۔ پول مہاراں۔ لوہان۔ تنگل اندھیروالا۔ گوبند کے۔ بڈھا گورایہ۔

ضلع شیخوپورہ:۔ چک نمبر ۱۶۹ گرمولہ۔ سیدوالہ۔ چوڑا سگھر۔ کوٹ دیالداس۔ بھینی شرقپور۔ ڈھاکے۔ ڈیرہ داد پوترے۔ برج اناڑی۔ سرائے۔ **ضلع جہلم:۔** پنڈ دادنخان چک جمال۔ سنگلا چھاؤنی۔ میتال۔ **ضلع لاہور:۔** کماس۔ اڈہ چھبیل۔ اصل گروکے۔

ضلع قصور:۔ چونیاں۔ جوڑا۔ قصور۔ **ضلع راولپنڈی:۔** مری۔ محمودہ۔

ضلع بنوں:۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ **ضلع میانوالی:۔** بھکر۔ چک نمبر ۴۷/T.D.A چک نمبر ۱۵/D.B چک نمبر ۵۰/M.A.L۔ **ضلع اٹک:۔** پنجند۔ **ضلع مظفر گڑھ:۔** لیہ چک نمبر ۹۳/T.D.A چک نمبر ۱۰۰/T.D.A چک نمبر ۳۶۱/T.D.A۔ علی پور۔ کوٹ ادو۔ مظفر گڑھ۔ کوٹلہ رحم شاہ۔ بیٹ چنن۔

ضلع پشاور:۔ رسالپور چھاؤنی۔ بازید خیل۔ **ضلع ڈیرہ غازیخاں:** کوٹ قیصرانی۔ بستی مندرانی۔ سکنہ بیٹ مسندو۔ **ضلع ڈیرہ اسماعیل خان:۔** ڈیرہ اسماعیل خاں۔ **ضلع رحیم یار خاں:۔** صادق آباد۔ چک ۱۴۴ کاگڑی۔ چک ۲۴۴ سٹھار۔ بستی جھنڈا بابا گندھارا سنگھ۔ چک عباسیہ۔ **ضلع سکھر:۔** شکارپور۔ اباڑو۔ (باقی)

اے نونہالانِ جماعت!

حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیادہ سے زیادہ دعائیں لینے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے پیارے آقا کو بار بار دعا کے لئے لکھتے رہا کریں۔ نیز اپنی تعلیمی حالت سے بھی حضور کو مطلع رکھیں۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ

کا رستہ یہ دکھایا کہ عورت سے پیار اسی وقت کیا جائے جبکہ نفسانی شہوت جوش مارے حضور نے فرمایا اس طرح کے پیار میں اور اس پیار میں جو کتا اپنی کتیا سے کرتا ہے کوئی فرق نہیں۔ ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عورت صرف اس لیے بنی ہے کہ اس سے صرف اس وقت پیار کا رشتہ استوار کیا جائے جب شہوت شدت اختیار کرے۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو متقی ہیں ان کو پاک ازواج عطا ہونگی اس میں مرد عورت کے باہمی تعلق کی تفصیل بیان کی گئی ہے

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنے والے اس دنیا میں بھی وہ روحانی اور اخلاقی لذت اور سرور حاصل کریں گے جو شہوانی لذات سے کہیں بہتر ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس اللہ کا رنگ وہ اپنے اوپر چڑھانے والے ہونگے اس اللہ کی رضا انہیں حاصل ہوگی۔

حضور نے فرمایا اس طریق کو اختیار کرنے میں ساری زندگی کا احاطہ ہو جاتا ہے اس میں عورت سے پیار، بچوں سے پیار دولت سے عشق ذرائع پیداوار پر بھروسہ کرنا اور خدا تعالیٰ کو بھول کر اپنی ذمہ داری کو فراموش کر دینا شامل ہے۔ حضور نے فرمایا عورت سے صرف شہوت کے خیال سے پیار کرنے کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ نے پاک ازواج عطا کئے جانے کا ذکر فرمایا ہے حضور نے آیت قرآنی کے حوالے سے واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ اس کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہارے لیے جوڑے بنائے ہیں جو ایک دوسرے کو سمجھنے والے اور ایک دوسرے کے لیے قربانی کرنے والے ایک دوسرے پر توجہ دیکر اپنے رب کے پیار کو حاصل کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے جوڑے پیدا کئے گئے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے سے تسکین حاصل کر سکو حضور نے فرمایا اس کے معنے یہ ہیں کہ گھبراہٹ بے چینی اضطراب اور قلق دور ہو اور سکون اطمینان اور طمانیت حاصل ہو اور آپس میں پیار اور رحم کا رشتہ پیدا ہو۔

حضور نے فرمایا میں نے یہ بتایا ہے کہ منصورہ بیگم نے اپنی وفات تک اس طرح میرے ساتھ زندگی گذاری کہ مجھے ہر لحاظ سے بے فکر کر کے تسکین اور اطمینان عطا کر دیا اور میں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے بھی مجھ سے ایسی ہی تسکین حاصل کی ہوگی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی محبت کا ذکر فرماتا ہے جس میں دونوں وجود باہم مل کر خدا کی طرف جانے والے ہوں وہ دونوں ایک ایسی گاڑی کی طرح ہوں جس میں دو گھوڑے جتے ہوئے ہوں اس محبت و مؤدت کے نتیجے میں ایسا پیار پیدا ہوگا جو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ رفعتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا ہوگا حضور نے فرمایا مرد عورت کا تعلق ایسا ہو کہ وہ ایک دوسرے کی خیر اور بھلائی کیلئے رفیق القلب اور شفیق ہوں اور ایک دوسرے کی خیر اور بھلائی کے لیے حریص ہوں یہ وہ تعلق نہیں جو جانوروں کے نر و مادہ کے درمیان ہوتا ہے آج کی بہکی ہوئی دنیا میں تو یہ تخیل اہل ہوس کے پاس بھی نہیں پھٹکا کہ عورت کو ازدواجی رشتے میں کیا بلند مقام حاصل ہے؟ وہ لوگ تو بہت سے ایسے ہیں کہ نکاح کئے بغیر ساتھ ساتھ رہ رہے ہیں اور بچے بھی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ شہوات نفسانی کی شکل کا پیار ہے یہ گھناؤنا، مہلک اور گندا پیار ہے جو اگلی نسلوں کو ہلاک کر دینے والا ہے اور اب مغربی ممالک اور امریکہ والے ٹی وی پر رو رہے ہیں کہ وہ اس ذلت کو پہنچ چکے ہیں کہ انہیں اپنے معاشرے مذہب اور اخلاقی اقدار میں ان کا کوئی حل نظر نہیں آتا اسی لیے میں اُن کو جا جا کر یہ کہتا ہوں کہ تمہاری ایسی سب مشکلات کا حل قرآن کریم میں ہے اور اسلام تمہاری بچیوں اور بہنوں کی عزت کی حفاظت کے لیے پردے کا حکم دیتا ہے اور تم ہو کہ اس کو سمجھتے نہیں اور انکار کرتے ہو۔

حضور نے آخر میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی زبردست استعدادیں دیکر ان کے صحیح استعمال کے لیے اس کو پیدا کیا ہے اس کے لیے قرآن نازل کیا ہے اور جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ وہ صرف اس وحی کی اتباع کرتا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے — اسی طرح ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تو تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح اتباع کرو جس طرح خود آپؐ نے وحی الٰہی کی اتباع کی۔ حضور نے فرمایا کوشش کرو کہ شیطان قریب بھی نہ آئے اور اگر قریب بھی آئے تو دھکا دیکر اسے دور پھینک دو تاکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوں اور جب اللہ کی رحمت اور رہنمائی دیکھو تو اس کے ساتھ چمٹ جاؤ کہ تمہاری فلاح اسی میں ہے۔

حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر نازل کرے۔ اس محدود دنیا میں ہم غیر محدود عطایا کے وارث اپنی کوشش سے نہیں ہو سکتے اس لیے دعا کرو کہ وہ بغیر حساب ہمیں دے اور بغیر حساب کے ہمیں اپنی جنتوں میں لے جائے۔ آمین۔

ایک خوشکن خبر

سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان لاہور زون کی طرف سے منعقدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت محسنِ انسانیت" کے موضوع پر انعامی مقالہ نویسی کے مقابلہ میں ایک احمدی نوجوان مکرم عبد الخالق صاحب شاد کے سوم آنے کے متعلق قارئین الفضل کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید خوشکن اطلاع یہ ہے کہ اس مقابلہ میں دو احمدی اصحاب سوم آئے تھے اور دوسرے صاحب مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ جنہیں وفاقی مجلس شوریٰ کے چیئرمین مکرم خواجہ محمد صفدر صاحب نے ۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو سٹیٹ لائف سکوائر لٹن روڈ میں منعقدہ ایک خاص تقریب میں انعامات تقسیم فرمائے۔

(صفی اللہ ملک۔ املاک کنسرن ریلوے روڈ۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز ڈاکٹر مجیب الرحمٰن ملک کو ۲۴ جنوری ۱۹۸۲ء بروز اتوار گیارہ بجکر اکیس منٹ پر لڑکا عطا فرمایا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

نام احسن مجیب ملک رکھا گیا ہے۔ عزیز نومولود خاکسار کا پہلا پوتا، محترم کیپٹن سید ناصر احمد صاحب کا نواسہ اور محترم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب اور محترم نواب محمد سعید صاحب آف حیدر آباد کا پڑنواسہ ہے۔

۳۰ اور ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے منجھلے بیٹے عزیز ہشام قمر ملک کو بیٹی عطا کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نام نعیمہ ماریہ رکھا گیا ہے عزیزہ خاکسار کی پہلی پوتی محترم چوہدری عبد القادر صاحب انجینئر کی نواسی اور سلسلہ کے بزرگ عالم حضرت اقدس کے صحابی حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل ہلال پوری کی پڑنواسی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم سید منصور احمد شاہ صاحب آف لندن کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے نام اُسامہ سید رکھا گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیز اُسامہ خاکسار کا نواسہ اور محترم سید محمد اقبال شاہ صاحب کا پوتا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے ان سب بچوں کو ہم سب کے لیے قرۃ العین بنائے برکتوں بھری کامیاب لمبی زندگی عطا کرے۔ سلسلہ کے مخلص خادم بنائے اور خاکسار کے سب بچوں کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور دین کے خدام میں شامل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک سیف الرحمٰن جامعہ احمدیہ ربوہ)

ناظمین اطفال!

کیا آپ اطفال الاحمدیہ کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروا رہے ہیں یاد رہے کہ یہ امتحان ۷ مئی کو ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر اُمید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔